دینی امور وجائز علمی امور پر مبنی پروگرامز دیکھنا جائز ہے لیکن ان کے ذریعے فحاشی اور بے حیائی پر مبنی پروگرامز دیکھنا قطعاً حرام ہیں لہذا حکم استعمال کرنے کی کیفیت پر موقوف ہے ۔اچھے جائز امور پر مبنی پروگرامز دیکھنا احسن ہے اور برے پروگرامز کا دیکھنا بہر حال گناہ کا موجب ہے۔جہاں تک کیبل سپلائرز کی آمدنی کا تعلق ہے تو وہ مخلوط آمدنی ہے کہ اس cable کے ذریعے اچھے اور برے دونوں قسم کے پروگرامز نشر ہوتے ہیں ۔چونکہ حضورﷺ نے فرمایا:**فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه** ؛جو شخص شبہات سے بچا اس نے یقیناً اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا (بخاری، کتاب الایمان،۴۹)لہذا ایسے کاموں سے جو کہ حرام ہونے کے معاملے میں واضح نہ ہو اور ان کا حکم مشتبہ ہو تو ان سے بچنا ہی مناسب واولی ہے۔اور واضح حلال کام کو اختیار کرنا ہی بہتر ہے۔البتہ کیبل سپلائرز اور اس جیسے دوسرے کاموں میں مشغول افراد کو واضح حلال کام کی جستجو میں لگے رہنا چاہئے اور جیسے ہی ان کو حلال کام میسر آئے اس مشتبہ اور مخلوط آمدنی والے کام کو چھوڑ دینا چاہئے اور حلال ہی کو اختیار کرنا چاہئے کہ اسی میں دین وآبرو کی حفاظت اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارے کا سامان ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال .میں محمد ندیم ایک سرکاری ملازم ہوں (تقریباً ۲۳ سال سے)میں جی پی فنڈ کا ممبر ہوں اور وہ ماہانہ طور پر ہماری تنخواہ سے کاٹ لیا جاتا ہے۔جس کا ریٹ مختلف ہوتا ہے۔طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ جولائی سے جون کا سال لگتا ہے۔اب اگر ہماری تنخواہ سے جولائی کے مہینے میں ۱۰۰ کٹے اس طرح جون تک RS.۱۲۰۰\ اس مد یعنی جی پی فنڈ میں کٹے۔اب ہمارا ادارہ اس RS.۱۲۰۰\ پر جو بھی شرح مقرر کی گئی اس کے حساب سے منافع شامل کیا۔

مثلاً RS.۱۲۰۰\ RS.۱۶۸ RS.۱۳۶۸\

یعنی سال کے اختتام پر اور نئے سال کے شروع ہونے پر ہمارا جی پی فنڈ کا بیلنس یہ ہوا۔اب اس ۱۳۶۸\ پر آنے والے سال کے بھی ۱۰۰\ مہینہ کے حساب سے ۱۲۰۰\ روپے جمع ہوئے یہ کل ہوئے ۱۲۰۰+ ۱۳۶۸=۲۵۶۸۔اب اس پر ہمیں پھر منافع دیا گیا. 16% کے حساب سے وہ بنا ۳۵۹\ روپے اس طرح یہ رقم ہوئی RS.۲۹۲۷\ ۔اس طرح ہمیں پوری سروس مختلف شرح سے

☆☆ گستاخ رسول کو سر کا خطاب قابل مذمت ہے ☆

ہمارے بیلنس میں اضافہ ہوتا رہا۔آیا یہ رقم جو اصل کے علاوہ ہمیں دی جارہی ہے۔وہ ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں ۔اسکے لئے آپ سے استفتاء چاہئے ۔عین نوازش ہوگئی۔جی پی فنڈ سے مراد (اس کے ساتھ ایک شیٹ منسلک ہے) سائل:محمد ندیم کراچی

الجواب : باسمه تعالی

صورت مسئولہ میں آپ کو مذکورہ منافع لینا جائز ہے ۔جی پی فنڈ (پراویڈنٹ)فنڈ کے متعلق بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ سود نہیں ہے بلکہ حکومت کی طرف سے ایک طرح کا انعام ہے اس لئے اس کا لینا جائز ہوگا۔ **(جدید فقہی مسائل ص۲۵۰ جلد اول)**

پراویڈنٹ فنڈ کے بارے میں بعض علماء کہتے ہیں :پراویڈنٹ فنڈ اور اس پر جو سود (منافع ۔راقم)ملتا ہے لینا اور اپنے مصرف میں لانا جائز ہے۔کیونکہ وہ حقیقتاً سود کے حکم میں نہیں ہے۔

(کفایت المفتی ص۹۳ جلد ہشتم)

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی بریلوی رقمطراز ہیں۔پراویڈنٹ فنڈ(PROVIDENT FUND)وہ رقم جو ملازم کی تنخواہ سے وضع کر لی جاتی ہے اور ملازمت کے خاتمہ پر اسے واپس ملتی ہے۔یہ گورمنٹی محکموں میں ہوتا ہے۔ملازمت کے خاتمہ پر یہ رقم اضافہ کے ساتھ گورنمنٹ سود کہہ کر دیتی ہے لیکن چونکہ سود کا تحقق اموال محذورہ میں ہوتا ہے اور گورنمنٹ کی یہ اضافی رقم مال محذورہ نہیں لہذا یہ حقیقتاً سود نہیں اسلئے مال مباح سمجھ کر اسے لینا جائز اور حلال ہے۔

(برحاشیہ فتاوٰی امجدیہ ص۲۲۵ جلد سوم)

الحاصل یہ کہ مذکورہ فنڈ اور اس پر منافع لینا جائز ہے۔ **واللّٰہ أعلم بالصواب .**

عالم بنو عالم بناؤ.........................ملک وقوم اور دین بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی ، دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا،

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے۔ دنیاوی علم محض وسیلہ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے.......... عالم بنئے .... جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے